قومی قیادت کے رہنما اصول تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں

قومی سیرت کانفرنس (اسلام آباد) سے حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہم کا کلیدی خطاب

قابل صد احترام سردار محمد یوسف صاحب! وفاقی وزیر مذہبی امور پاکستان!

گرامی قدر محترم جناب پیر امین الحسنات صاحب! وفاقی وزیر مملکت، وفاقی سیکرٹری وزارت مذہبی امور!

جناب مفتی اعظم کرغیزستان...... جامعہ ازہر مصر سمیت دنیا بھر سے تشریف لائے ہوئے معزز مہمانان گرامی! قابل صد احترام حضرات علماء کرام! مشائخ عظام! ارباب علم و دانش! اصحاب فکر و نظر! خواتین و حضرات!

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

قیادت کا حق اور اس کی ذمہ داری:

میں سب سے پہلے وفاقی وزارت مذہبی امور کو اس بین الاقوامی سیرت النبی کانفرنس کے انعقاد پر صمیم قلب سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور خاص طور پر موضوع کے انتخاب پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ اس کانفرنس کا موضوع ہے ''قومی قیادت کے رہنما اصول تعلیمات نبوی کی روشنی میں'' اس وقت یہاں نہ صرف یہ کہ پاکستان کے ممتاز علماء کرام اور شخصیات موجود ہیں بلکہ مصر اور ترکی سے، کرغیزستان سے، اردن سے، عمان سے اور کئی دیگر اسلامی ممالک کی علمی شخصیات موجود ہیں۔ ابتداءً میں اس عنوان کے حوالہ سے یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قومی قیادت سے مراد صرف اربابِ اقتدار نہیں ہیں، اس کا مصداق صرف ارباب اختیار اور ذمہ دارانِ مملکت و ریاست اور حکومت ہی نہیں بلکہ قومی قیادت سے مراد ملک کی مذہبی اور دینی قیادت بھی ہے جو میری نظر میں اصل قیادت ہے اور قوم کی قیادت کا حقیقی استحقاق رکھتی ہے۔ اسی طرح قومی قیادت سے مراد ہماری سیاسی قیادت بھی ہے خواہ اس کا تعلق حزب اختلاف اور اپوزیشن کے ساتھ ہو یا حکومت کے ساتھ...... عوامی قیادت سے مراد ہماری علمی اور فکری قیادت بھی ہے جو کسی معاشرہ کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہے لیکن اس تقسیم کار کے مطابق مختلف قیادتوں میں سب سے بڑی ذمہ داری بلاشبہ اسی قیادت کی ہوتی ہے جسے عوام نے منتخب کر کے اپنا نمائندہ بنا کر ملک، اختیار اور اقتدار اس

کے سپرد کیا ہے۔اس قیادت کی ذمہ داری اس لحاظ سے بھی بڑی اہم ہوتی ہے کہ ان کو قوت نافذہ حاصل ہے۔اس لیے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ملک کا قائد ہوگا اگر وہ قوم سے کوئی وعدہ کر کے اس وعدے کی خلاف ورزی کرے گا تو اس سے بڑی عہد شکنی کوئی نہیں ہوگی اور قیامت کے دن وعدہ توڑنے اور میثاق توڑنے والوں کو جب اللہ سزا دے گا تو ان کو سب سے بڑی سزا دے گا جنہوں نے ملک کے کروڑوں عوام سے وعدہ کر کے اس وعدے کو توڑا ہوگا اس لحاظ سے کہا جاتا ہے کہ ''**الناس علی دین ملوکھم**'' لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں تو قومی قیادت میں سب سے بڑی ذمہ داری اربابِ اختیار واقتدار کی ہوتی ہے۔

قیادت کا پہلا اصول......اللہ کی ذات پر غیر متزلزل ایمان:

تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ہمیں قومی قیادت کے لئے جو اصول ملتے ہیں ان میں سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ قائد کا اللہ کی ذات پر غیر متزلزل یقین ہونا چاہئے......اس کی نظر دنیا کی طاقتوں کی طرف نہیں ہونی چاہئے......وہ دنیا کی طاقتوں کو سپر طاقت نہ سمجھے بلکہ وہ اللہ کی طاقت کو سب سے بڑی اور حقیقی طاقت سمجھے......وہ دنیا کی طاقتوں کو اللہ کی طاقت کے مقابلے میں صفر سمجھے اور اس کا اللہ کی ذات پر اس کے احکام پر غیر متزلزل ایمان اور یقین ہونا چاہئے، یہ قومی قائد کے لئے سب سے پہلی اور بنیادی ضرورت ہے۔ہم ان اصولوں کی روشنی میں حالات حاضرہ کا بھی جائزہ لیتے جائیں......آج ہماری قیادت اس نعمت سے محروم ہے......آج ہماری قیادت اللہ اکبر تو کہتی اور سنتی ہے مگر اس کی نظر میں بڑا کوئی اور ہے......وہ دیکھتی کسی اور کی طرف ہے اور اپنے فیصلوں میں اللہ کے احکام کی روشنی کے بجائے دنیا کی قیادتوں کے اشاروں کو پیش نظر رکھتی ہے، لہذا قومی قیادت کے لئے سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ اس کا اللہ کی ذات پر غیر متزلزل ایمان ویقین ہونا چاہئے۔

قیادت کا دوسرا اصول......قرآن وسنت پر عمل:

اور دوسرا اصول یہ ہے کہ حقیقی قائد قرآن وسنت پر عمل کرتا ہو۔ابھی حضرت پیر صاحب فرمارہے تھے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اپنا کردار قوم کے سامنے، امت کے سامنے پیش کیا ''**لَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُراً مِنْ قَبْلِہ**'' میں نے چالیس سال تمہارے درمیان گزارے......دن اور رات......صبح اور شام......میری خلوتوں وجلوتوں کو تم نے دیکھا......میری صبح دوپہر اور شام کو دیکھا......میرا دن دیکھا......میری رات دیکھی......مجھے کاروبار کرتے ہوئے دیکھا......مجھے بیت اللہ میں عبادت کرتے ہوئے دیکھا......میری زندگی میں کوئی لمحہ اور کوئی پہلو ایسا ہے جس پر تم انگلی رکھ سکو؟......تو جواب یہ تھا کہ:......''ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیانت دار اور سچا پایا'' جان کے دشمنوں نے یہ شہادت اور گواہی دی ہے لہذا قومی قیادت کے لئے ضروری ہے کہ اس

کا اسلامی تعلیمات پرعمل ہو۔

یہاں اہلِ علم طبقہ موجود ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث دو طرح کی ہیں۔قولی اور فعلی احادیث اگر آپ ان احادیث کو شمار کریں اور ان اہل علم سے پوچھیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی احادیث کی تعداد کم ہے فعلی احادیث کی تعداد زیادہ ہے جس کا مطلب ہے کہ میرے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو جو پیغام دیا ہے وہ اپنے قول سے کم اور اپنے عمل سے زیادہ دیا ہے۔

قیادت کا تیسرا اصول......عامۃ الناس کی ضرورتوں سے آگاہی:

تیسرا بنیادی اصول قرآن وسنت کی روشنی میں اور تعلیمات نبوی کی روشنی میں،قومی قیادت کے لیے عوام الناس کی مصلحتوں اور ضرورتوں سے آگاہی ہے ..... جو شخص عوام کے مفادات کونہیں سمجھتا ..... عوام کی ضرورتوں کو نہیں سمجھتا ..... عوام کے جذبات کونہیں سمجھتا ..... یا سمجھ کر اس کی ترجمانی نہیں کرتا ..... اس کو قیادت کا کوئی حق نہیں۔ آج یہاں چونکہ عالمِ اسلام کی شخصیات موجود ہیں، میں ان کی موجودگی میں دردِ دل کہنا چاہتا ہوں کہ آج پوری مسلم دنیا اور تمام اسلامی ممالک کا اقتدار اور حکمران ایک طرف ہیں اور وہاں کے عوام کا رخ کسی اور طرف ہے۔ آج دنیا کے حکمران مسلم دنیا کے عوام کی نمائندگی اس طرح نہیں کررہے جس طرح ان کی بنیادی اور دینی ذمہ داری ہے۔لہذا یہ ضروری ہے کہ قیادت اپنے عوام کی مصلحتوں اور جذبات کو سمجھے۔

میں کرغیزستان ایک مرتبہ ایک کانفرنس میں گیا وہاں پاکستان زیرِ بحث اور زیرِ غور تھا،مفتی اعظم سے میری وہاں ملاقات ہوئی تھی، میں نے وہاں پاکستان کا جب تجربہ پیش کیا تو وہاں کئی سوالات بھی ہوئے اور مجھ سے کہا گیا کہ آپ وہاں زبردستی اسلام کیوں لانا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ پاکستان میں اسلام زبردستی نہیں بلکہ پاکستانی عوام کی ڈیمانڈ ہے، اگر تم جمہوریت پر یقین رکھتے ہو تو پاکستان کے جمہور اسلام چاہتے ہیں، قرآن چاہتے ہیں، سنت چاہتے ہیں، وہ پاکستان کو سیکولر ریاست نہیں دیکھنا چاہتے، پاکستان کی پارلیمنٹ کی پیشانی پر کلمہ طیبہ لکھا ہے، اگر پاکستان کی عوام اور جمہور اسلام چاہتے ہیں، ختمِ نبوت کا تحفظ چاہتے ہیں، ناموسِ رسالت کا تحفظ چاہتے ہیں۔ بین الاقوامی قوتیں اگر جمہوریت پر یقین رکھتیں ہیں، تو ان کو اس بات کا حق نہیں پہنچتا کہ وہ پاکستان پر دباؤ ڈالیں کہ تم اپنے فلاں قانون کو تبدیل کرو۔ قانون سازی کا حق پاکستان کی پارلیمنٹ اور عوام کا ہے اور پارلیمنٹ بھی پابند ہے اس کلمہ طیبہ کی جو اس کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ بھی پابند ہے اپنے ملک کے عوام کی رائے کے مطابق قانون سازی کرنے کی.....نعرے.....ذرا بلند آواز میں.....آواز ملا کر کہو! پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الٰہ الا اللہ!

قیادت کا تیسرا اصول...... ذمہ داری کو اللہ کی امانت سمجھنا:

میرے دوستو! قرآن وسنت کی روشنی میں قومی قیادت کیلیے ایک بڑا رہنما اصول...... وہ ہے نیابت کا کہ جو قیادت ہو وہ اپنی ذمہ داری کو اللہ کی طرف سے امانت سمجھے، وہ اللہ تعالیٰ کے نائب کے طور پر، خلیفہ کے طور پر کام کرے، وہ اپنے آپ کو آمرِ مطلق نہ سمجھے، وہ اللہ کے پیغام کے مطابق چلنے کی پابند ہے۔ یہ تعلیمات نبوی میں ہمیں پیغام ملتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ پیر صاحب نے جس طرف اشارہ فرمایا۔ ایک ہے ذمہ داری کو امانت سمجھنا، ایک ہے اس کو ادا امانت اور دیانت کے ساتھ کرنا، صداقت کے ساتھ کرنا۔ "الصادق الامین" کا لقب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلانِ نبوت سے قبل ہی مل گیا تھا اور آپ الصادق الامین تھے۔ جب میں خلافتِ راشدہ پر نظر دوڑاتا ہوں تو مجھے سب سے پہلے خلیفہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نظر آتے ہیں۔ یہ ہے قیادت جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دی کہ پہلا خلیفہ صداقت کا عنوان بن گیا، مجسمِ صداقت بنا، اس کا نام ہی صدیق اکبر بنا۔ دوسرے خلیفہ راشد مرادِ مصطفیٰ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وہ عدل وانصاف کا نشان بن گئے۔ ان کا لقب ہی یہ بنا کہ یہ عادل ہیں اور عدالت آئی۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سخاوت کے طور پر قومی قیادت آرہی ہے کہ قوم پر خرچ کرنے والے ہوں...... اور پھر سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ شجاعت اور بہادری اور قضاء کے عنوان سے آرہے ہیں۔ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا علم وتفقہ کے اعتبار سے میدان میں آرہی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی قیادت بھی تیار کی، عورتوں کی قیادت بھی تیار کی۔ اور جس قیادت کو تیار کیا ہے وہ صداقت کی ہے، وہ عدالت کی ہے، وہ سخاوت کی ہے، وہ شجاعت کی ہے، وہ علم کی ہے، وہ تفقہ کی ہے، تو قومی قیادت تب قومی قیادت بنے گی جب اس میں صداقت ہوگی، جب اس میں سخاوت ہوگی، جب اس میں شجاعت ہوگی، جب اس کے اندر علم اور تفقہ ہوگا۔ یہ تمام اوصاف ہوں گے تب وہ قومی قیادت صحیح معنوں میں قومی قیادت ہوگی۔

قیادت کے دیگر اوصاف واصول:

شورائیت، تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آتی تھی۔ براہِ راست کنکشن تھا اللہ کے ساتھ، وَن ٹو وَن تھے۔ مگر فرمایا گیا "وشاوِرھم فی الامر" اور "وامرھم شوریٰ بینھم"، شورائیت...... یہ قومی قیادت کیلیے ضروری ہے۔ احتساب کی آزادی کہ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے پوچھا جارہا ہے کہ کل تقسیم میں ایک ایک چادر ملی آپ کے وجود مبارک پر دو چادریں کہاں سے آئیں؟ یہ ہے احتساب کی آزادی، جواب دہی کا احساس۔ پہلے خطبے میں جانشین پیغمبر امام الصحابہ خلیفہ بلا فصل، مزاج شناسِ رسول، ثانی اثنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا، اگر سیدھے راستے پر چلوں تو میرا ساتھ دینا اور اگر میں صراطِ مستقیم سے ہٹوں تو مجھے ٹھیک کر

دینا اور میں ہر چیز کا جواب دہ ہوں "کلکم راع و کلکم مسؤول عن رعیته"۔

تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں قومی قیادت کے لیے ایثار، ہمدردی، خیر خواہی، اخلاص...... وقت نہیں کہ میں ان کی تفصیل میں جاؤں، یہ تمام بنیادیں ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قائد وہ ہوتا ہے جو خادمِ قوم ہو حقیقی معنوں میں سید القوم خادمھم اور بعض حضرات نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے۔ جو خدمت کرے گا وہی سردار کہلائے گا، وہی قائد کہلائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی قیادت نصیب فرمائے۔ آمین!

عالم اسلام کا المیہ:

آج عالم اسلام کا ایک بہت بڑا المیہ ایک باکردار، مخلص اور صالح قیادت کا نہ ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو جاندار قیادت نصیب فرمائے...... آمین...... میں سمجھتا ہوں عالم اسلام جن مسائل کا شکار ہے ان کی ایک بڑی وجہ ہماری جاندار قیادت کا نہ ہونا ہے۔ میں نے ایک اللہ والے کے بارے میں پڑھا، کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے فرمائیں کہ ایک دعا مانگ لو اور اس وقت میں جو ایک دعا تم مانگو گے وہ قبول فرمائیں گے تو میں اپنے لئے وہ دعا نہیں مانگوں گا بلکہ اپنے ملک کے لئے مانگوں گا کیونکہ ملک کا قائد ٹھیک ہوا تو پوری قوم و ملک ٹھیک ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو قیادت نصیب فرمائے۔ آمین!

علماء نے ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کیا:

آج یہاں عالم اسلام کی ممتاز شخصیات موجود ہیں آج پوری دنیا جل رہی ہے...... ہر جگہ مسلمانوں کا خون بہہ رہا ہے...... بحرین ہو، یمن ہو، عراق ہو، شام ہو، افغانستان ہو، مصر ہو...... ہر جگہ مسلمانوں کا لہو بہہ رہا ہے۔ میں اس جمعہ کے دن مصر میں تھا، قاہرہ میں تھا جب طور سینا کا جو علاقہ ہے وہاں بم بلاسٹ ہوا تین سو سے زائد آدمی شہید ہو گئے، سینکڑوں لوگ زخمی ہو گئے اور ابھی آپ سن رہے تھے کل پشاور میں کیا ہوا؟ الحمدللہ اس ملک کے علماء اور مفتیوں نے ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کیا ہے یہاں بہت سے ایسے علماء تمام مکاتب فکر کے موجود ہیں جنہوں نے ۲۰۰۴ میں خودکش حملوں کے خلاف فتویٰ جاری کیا...... پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے جید علماء نے مختلف اوقات میں تین بڑے اہم فتاویٰ جاری کیے ہیں۔ پہلا فتویٰ یہ جاری کیا کہ خودکش حملے ناجائز ہیں...... دوسرا فتویٰ یہ جاری کیا کہ ایک ایسی ریاست جہاں آئین ہو اور جس کا سرکاری مذہب اسلام ہو وہاں پر اسلام کے لیے ہتھیار اٹھانا، مسلح جدوجہد کرنا اس کی شرعاً اجازت نہیں ہے...... اور تیسرا فتویٰ یہ جاری کیا کہ جہاد کا اعلان کوئی فرد یا گروہ یا جماعت نہیں بلکہ ریاست کرے گی۔ صدر پاکستان نے بھی ایک فتوے کا ذکر کیا وہ بھی انہی علماء نے جاری کیا ہے۔ اس لیے میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ الحمدللہ علماء نے ہمیشہ اپنا کردار ادا کیا، امن کے قیام کے لیے علماء کرام نے فکری محاذ کو سنبھالا اور وہ

ساتھ کھڑے ہوئے اور آج جن تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں ہم مذاکرہ کر رہے ہیں اور میں نے جن تعلیمات کا حوالہ دیا ان میں مجھ سمیت بہت سے لوگوں کو یہ دینی تعلیمات مدرسہ سے ملی ہیں اور آج ہم مدرسہ کو کہتے ہیں کہ یہ تو دہشتگردی کا اور شدت پسندی کا مرکز ہے جبکہ مجھے قرآن دیا ہے تو مدرسہ نے دیا ہے...... مجھے اللہ کا تعارف کروایا ہے تو مدرسہ نے کروایا ہے...... مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات بتائی ہیں تو مدرسہ نے بتائی ہیں...... مجھے اسلام کی آفاقی تعلیمات دی ہیں تو مدرسہ نے دی ہیں...... اگر آپ چاہتے ہیں کہ قومی قیادت قرآن وسنت کے رہنماء اصولوں کے مطابق ترتیب پائے تو پھر ان تعلیمات نبوی کے مراکز دینی مدارس کا تحفظ کرو!...... ان دینی مدارس کے راستے میں رکاوٹیں نہ ڈالو...... ان دینی مدارس کو ملک کا اہم نظریاتی ادارہ سمجھو جو پاکستان کے آئین کے مطابق اس قوم کو قرآن وسنت کی تعلیم دے رہے ہیں۔

آخری بات...... عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ:

آخر میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پیر صاحب نے اگلی کانفرنس کا عنوان دیا ہے ''ختم نبوت'' یہ اگلے سال کی کانفرنس کا نہیں میں تو آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ آنے والا پورا سال ختم نبوت کے طور پر منایا جائے اور میں یہ بات عرض کردوں اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے کہ ختم نبوت ہمارا متفقہ اور اجتماعی عقیدہ ہے...... قرآن کریم کی 100 آیات، حضور صلی اللہ علیہ سلم کی 200 احادیث اور صحابہ کرام کا سب سے پہلا اجماع عقیدہ ختم نبوت پر ہوا ہے۔ پچھلے دنوں پاکستان کی پارلیمنٹ میں ترمیم ہوئی تھی آپ نے دیکھا کہ کروڑوں مسلمان کس طرح بیدار ہوئے؟ پارلیمنٹ نے اپنی غلطی کی اصلاح کی اور انہوں نے اس کو دوبارہ ٹھیک کیا بلکہ پہلے سے بہتر ہوا، لیکن ہم یہ مطالبہ کرنے میں ضرور حق بجانب ہیں کہ ان چوروں اور ڈاکوؤں کو متعین کرنا چاہئے...... سزا دینی چاہئے جنہوں نے پاکستان کے 22 کروڑ مسلمانوں کے عقیدے سے کھیل کر پاکستان کو خطرات سے دوچار کیا...... پاکستان میں انتشار پیدا کیا...... یہ ختم نبوت کا عقیدہ کسی ایک مسلک کا نہیں ہے...... یہ تمام مسالک کا ہے...... یہ تمام امت مسلمہ کا ہے...... اور یہ پوری دنیا کے مسلمانوں کا عقیدہ ہے اور یہی ہمارا وہ عقیدہ ہے...... دو بنیادی عقیدے ہیں ایک ختم نبوت اور ایک ناموس رسالت کا تحفظ ان پر جان بھی دی جاسکتی ہے اور اور سب کچھ قربان کیا جاسکتا ہے۔ ان پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا...... لہٰذا میں درخواست کروں گا کہ ان مجرموں کو ضرور سامنے لایا جائے اور وزارت مذہبی امور اعلان کرے۔ سردار یوسف صاحب کی موجودہ وزارت کا یہ آخری سال ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ ان کو آئندہ بھی وزیر بنائے لیکن یہ اعلان کریں کہ آئندہ پورا سال ختم نبوت کے فروغ کے لئے وزارت اپنے آپ کو وقف کردے گی۔ اس وزارت کا کام صرف پاکستان میں نہیں ہے باہر کے ملکوں میں بھی ہے اور باہر کے ملکوں میں مرزائی

3

اور قادیانی دھوکہ دے رہے ہیں اس لیے وزارت کو بیرون ملک بھی ختم نبوت کے وفود بھیجنے چاہئیں، اور جو قومی علماء و مشائخ کونسل بنائی ہے اس کے اندر مزید وسعت بھی دیں اور اس سے یہ کام لیں، اس لئے کہ بہت سے مسلم اور غیر مسلم ممالک میں ختم نبوت کے دشمن اور باغی وہاں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں والے حقوق استعمال کرنا چاہتے ہیں۔لہذا میری آپ سے درخواست ہوگی اور اس میں ترکی کا اہم کردار ہے، میں سردار صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ ترکی کے جو اصحاب علم تشریف لائے ہوئے ہیں ان کو اس طرف متوجہ فرمائیں چونکہ جرمنی میں ترک باشندے بہت بڑی تعداد میں ہیں اور وہاں پر ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے والے اسکولوں میں مسلمان بچوں کو اسلام پڑھا رہے ہیں اور اس کے لئے ترکی کا آپ کے ساتھ کھڑا ہونا ضروری ہے.....ترکی کا تعاون آپ کے ساتھ ضروری ہے.....لہذا میری یہ درخواست ہوگی کہ آپ اس کانفرنس سے ان عظیم مقاصد کے حاصل کریں۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

اور تازہ واقعہ جو سانحہ تھا میں یہ بات کہتا ہوں کہ پیغام دے دیا ہے کہ کوئی بھی اگر مسلمانوں کے بنیادی عقائد سے کھیلنے کی کوشش کرے گا تو قوم کبھی بھی اس کو قبول نہیں کرے گی.....قوم کبھی اس کو قبول نہیں کرے گی.....قوم کبھی اس کو قبول نہیں کرے گی..... اس لئے کہ یہ ہمارے ایمان کا مسئلہ ہے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب اور ان سے پہلے سید المحدثین علامہ انور شاہ کشمیری اور ان کے بعد حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری اور حضرت مولانا مفتی محمود اور ہمارے اکابر اور حضرت مولانا ابو الحسنات اور علامہ شاہ احمد نورانی، اسی طرح مسلک اہلحدیث .....سب نے مل کر اس ملک میں ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جانیں دی ہیں لہذا اس سے یہ سبق ضرور حاصل کیا جائے کہ آئندہ کوئی ایسی جرأت نہ کی جائے.....اللہ تبارک وتعالی اس ملک کو..... عالم اسلام کو.....صالح، باکردار، جاندار قیادت نصیب فرمائے جو امتِ مسلمہ کو پستی سے نکال کر بلندی پر لے جائے اور اس کی عظمت رفتہ بحال کرے.....وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین!

3